رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ابکا وقت خزاں آیا ہے کچھ لانیکے دن	عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا	دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔
اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا ۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر :۔ غلام نبی ❖ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۷	مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۲۲ء	یوم دو شنبہ	مطابق ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۴۰ھ	جلد ۱۰

37

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام ص۱
اخبار احمدیہ ص۲
مسلمانوں کی اخلاقی اور تمدنی حالت ص۳
متابلانہ زندگی اور آریہ سماج
مسلم خاتون کی تصویر
ہندو مذہب کے احکام میں تبدیلی کیضرورت ص۴
مکتوبات امام علیہ السلام ص۵
خطبہ نکاح ص۶
صداقت مسیح موعود و وفات مسیح پر گفتگو ص۸
اشتہارات ص۱۰
خبریں ص۱۱-۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت صاحب کو کل عصر کے بعد پیچش کی شکایت ہوگئی۔

آج (۲۴ جولائی) صبح اور ظہر و عصر کی نماز میں تشریف نہیں لا سکے۔

اسوقت جبکہ ۳ بجے ہیں۔ اور یہ رپورٹ لکھی جا رہی ہے حضور نے نزلہ کی دوائی منگوائی ہے ۔

حضور کے حرم ثالث صحت میں ترقی کر رہے ہیں ۔

۲۱ جولائی بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں انجمن ارشاد کا جلسہ ہوا۔ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خانگی زندگی پر انگریزی میں ۔ سید محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل نے یاجوج ماجوج پر عربی میں مولوی زین العابدین صاحب نادر شیس نے مسیح موعود کی بعثت کا مقصد اردو میں اور میاں عبد السلام صاحب خلف حضرت خلیفہ اول نے

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

مخالفت کے بادل پھٹ رہے ہیں۔

تبلیغ کا کام استقلال ہمت اور کامیابی سے جاری ہے

(از مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر ۔ ۷ رجون ۱۹۲۲ء)

مطلع ابر آلود تھا

ناظرین الفضل میرے خطوط کی کمی پر ضرور متحیر ہونگے ۔ کیونکہ عرصہ تین سال سے میں نے کم وبیش باوجود لنڈن کے سخت گھنے کہر اور افریقہ کے موسم باران کے اپنے نام کی عزت رکھ کر حالات تبلیغ کی روشن شعاعیں ہندوستان تک پہنچانے کی کوشش کی ہے ۔ مگر کچھ عرصہ سے ایک طرف صحت وہ نہیں ۔ جو انگلینڈ میں تھی ۔ اور دوسری طرف مصروفیت چار سُو ۔ مزید بر آں مخالفت طاقتوں سے جنگ آزمائی کرنی پڑی ۔ غیر احمدی مخالفت کا زور منافق مُلاؤں کی اندرونی شرارت اور عدوان دین کے متحدہ حملوں کا اندفاع پیش آگیا ۔ الحمد للہ کہ اب مخالفت کے بادل پھٹ رہے ہیں ۔ اور مطلع جو مشکلات کے بادلوں سے ابر آلود تھا ۔ صاف ہو رہا ہے ۔ اور انشاء اللہ نیّر ہر ڈاک سے چمکیگا ۔

ليلة القدر

۲۷ ۔ رمضان المبارک مطابق ۲۵ مئی کی شب کو یہاں لیلۃ القدر منائی گئی ۔ لوگ تمام رات جاگتے اور قرآن پڑھتے ہیں ۔ جماعت احمدیہ نے جلسہ کیا ۔ اور جماعت کے تمام بڑے آدمی جلسہ میں شامل ہوئے بہت رونق تھی ۔ خاکسار نے ۱۰ بجے سے ۲ بجے تک تقریر کی جماعت احمدیہ کے مخصوص عقائد بیان کئے ۔ اور [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فی لیلۃ القدر کی تفسیر۔ بہت سے غیر احمدی اکابر و عوام شامل جلسہ تھے۔ بعض مسیحی بھی موجود تھے۔ اس جلسہ کا یہ اثر ہوا کہ بعض لوگ نفاق کے مرض سے شفایاب ہو گئے۔ بعض نے ارتداد سے توبہ کی۔ اور کئی ایک نئے لوگ داخل سلسلہ ہوئے۔ الحمد للہ ‎

نماز عید

چونکہ ہلال عید ۲۷ر مئی کی شام کو دیکھا گیا اور بہت سی ثقہ شہادتیں مل گئیں۔ اسلئے عاجز نے فیصلہ کیا۔ کہ عید ۲۸ر مئی بروز اتوار ہو گی۔ غیر احمدی عموماً ہمارے فیصلہ کا تتبع کرتے ہیں۔ اس لئے سب نے ۲۸ر مئی کو عید کی۔ سکرٹری جماعت کی طرف سے مطبوعہ نوٹس پہلے سے شائع کر دیا گیا تھا۔ شہر کی دیواروں پر اشتہار چسپان تھا۔ جس کا مضمون حسب ذیل تھا:۔

"جماعت احمدیہ لیگوس نماز عید الفطر میدان ایکوئی میں ادا کریگی۔ ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک انتظار و نماز۔ ۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک خطبہ۔ ۱۰½ بجے سے ۱۱ بجے تک دعا۔ ہر مذہب و ملت کے اصحاب مدعو ہیں۔ سایہ دار اشجار کے نیچے معزز اصحاب کی نشستوں کا انتظام کیا جائے گا"

اس پروگرام کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے شاندار مجمع کے ساتھ نماز عید ادا کی گئی۔ اور چیف امام ڈاریمی بھی جز کی فرودگاہ تک ساتھ آیا۔ خطبہ عید نے جماعت کو مزید تسلی۔ اطمینان قلب اور خوشی کا موقعہ دیا۔

تبلیغی کوششیں

گو واعظین سلسلہ کی بوجہ جہالت مخالفت ہوتی ہے۔ اور پتھر تک برسائے جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ تین نوجوان اسقدر زخمی ہوئے کہ ان کے سر سے خون بہا۔ تاہم مخلصین اپنے کام میں مصروف ہیں۔ اور برابر شہر کے ہر کونے میں انفرادی طور مقامی وعظ اور ہفتہ میں ایک دو مرتبہ کسی خاص حصہ شہر میں اشتہار کے ساتھ وعظ ہوتا ہے۔ اور عاجز تقریر کرتا ہے۔ احمدیت اب اللہ کے فضل سے ہر گھر میں گھس گئی ہے۔ نصف لیگوس مخفیہ احمدی ہے۔ ہر گھر میں بحث کے وقت دو فریق ہو جاتے ہیں۔ بعض اہل علم لوگوں کو بھی اب تحقیقات کی طرف توجہ ہے۔ اور ان کے قاصد سوالات کے ساتھ آتے۔ اور تسلی بخش جواب لیکر بعضفضلہ واپس جاتے ہیں۔ ان الفاؤں سے ایک شخص واقعی عالم حدیث و قرآن ہے۔ اور اس نے لوگوں کو مخالفت سلسلہ سے روکا ہے۔ اور اشارتاً تصدیق بھی کی ہے۔ مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔ مگر لوگوں سے خائف ہے۔

مخالفت اور جواب

واعظوں پر پتھر مارنے کی رسم جو عام ہو گئی تھی۔ اب کمی پر ہے مگر اس کی جگہ اب گیتوں نے لے لی ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بعض اشرار نے گیت سکھا دئے ہیں۔ جنمیں "احمدیہ" کی بجائے "امودیہ" کہتے ہیں۔ سو خراللہ کر لفظ کے معنے یوربا زبان میں "چھوٹے بچے" ہیں۔ یعنی کر کر جماعت کی تحقیر کرنا چاہتے ہیں۔ بعض احمدی خواتین نے اس کا جواب گیت میں بناکر بچوں کو حفظ کرا دیا ہے۔ اور ننھے احمدی بچے بھی اپنے رنگ میں جواب دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں او مخالفین تم ہمیں چھوٹے بچے کہتے ہو۔ سنو ہم تو بڑے ہیں۔ خدا نے ہمیں بڑھا دیا ہے۔ ہم بہشت میں جائینگے۔ تم دوزخ میں۔ باقی استہزاء کا جواب جماعت حسب تعلیم حضرت مسیح موعود خاموشی سے دیتی ہے بعض عزیزوں کے سر زخمی ہوئے۔ اور ایک کو تو ظالم باپ نے اسقدر مارا۔ کہ زخم ڈاکٹر کو سینے پڑے۔

سالگرہ ملک معظم

سالگرہ ملک معظم پر پولیس نے مظاہرہ کیا۔ اور گورنر صاحب تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ کے اکابر بھی میدان پریڈ میں گئے۔ اور بعد مظاہرہ پولیس گورنمنٹ ہوس میں چیف امام ڈاریمی اور امام اجو سے مبلغ لیگوس صاحب گورنر کے سلام کو گئے۔

اس دن یعنی ۳ر جون کو شام کمپاس سکیر میں عالی شان مجمع میں الفیلو شیع او ستیا سے تنسو ڈنڈے اسسٹنٹ مشنری لیگوس نے حضرت مسیح موعود کی نصیحت متعلق حکومت برطانیہ پر لیکچر دیا۔ اس تقریر کا نوٹس پہلے سے دیدیا گیا تھا۔ اور لیگوس کی دیواروں پر اور گورنمنٹ ہوس کے دروازے پر یہ نوٹس چسپان تھا یہ نوٹس ایک عزیز دوست نے جو پریس میں کام کرتے ہیں۔ نہایت عمدگی سے چھاپا۔ اور اس کے آخر پر

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

کا انگریزی ترجمہ تھا۔ پیشانی پر جماعت احمدیہ لیگوس لکھا تھا۔ اس جلسہ نے جو لیگوس میں پہلی مرتبہ ہوا۔ اکثر لوگوں کی توجہ جماعت احمدیہ کی طرف منعطف کی ہے۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

اخبار احمدیہ

چندہ خاص

۱۸ر جولائی سے ۲۰ر جولائی تک کی آمد

نقد ۶-۱۳-۶۸۴ - تبدیل از قرضہ ۰-۰-۱۴۰

میزان ۶-۱۳-۸۲۴

کل آمد چندہ خاص تا ۲۰ر جولائی

نقد	۰-۱۳-۳۵۹۵۴
تبدیل از قرضہ	۰-۰-۹۴۶۶
" " از تنخواہ	۰-۱-۵۲۵۶
	۰-۱۴-۵۰۶۷۶

ناظر بیت المال - قادیان

اعلان

احباب کرام! ہرسہ اضلاع (گجرات - جہلم - سرگودہ) کی خدمت میں بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ التماس ہے کہ ان تینوں ضلعوں میں خاکسار اپنی ذمہ داری پر حسب الارشاد حضرت صاحب تبلیغی کارگذاری سرانجام دے رہا ہے۔ چونکہ مینے حضرت صاحب کی خدمت میں سہ ماہی رپورٹ بھیجنی ہے۔ جسمیں جماعتہائے احمدیہ ہرسہ اضلاع کی تبلیغی کارگذاری بتلانا ضروری ہے۔ اسلئے دوبارہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ تمام تبلیغی سکرٹریاں ہرسہ اضلاع اپنی اپنی کارگذاری بنام تمام ممبران حسب ہدایات رجسٹر میں محفوظ رکھیں۔ اور ایک نقل اس کی حضرت صاحب کی خدمت میں بھیجدیں۔ یہ سب باتیں پہلے بھی زبانی عرض کی گئی ہیں۔ اور لکھ کر بھی دیگئی ہیں۔ اور اب پھر بذریعہ اخبار توجہ دلائی جاتی ہے۔ لہذا اب بھی اگر کوئی جماعت یا جماعت میں سے کوئی دوست بلا عذر معقول تبلیغ میں حصہ نہ لیگا تو کیوں نہ انکی رپورٹ حضرت صاحب کی خدمت میں بھیجکر اس کو تنبیہ کرائی جائے۔ امید کہ احباب کرام ہرسہ اضلاع مذکورہ میرے اور اپنے فرائض منصبی کی قدر کرتے ہوئے تبلیغ شروع کر دینگے۔

خاکسار محمد ابراہیم بقاپوری مبلغ و منتظم ہرسہ اضلاع۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۴ جولائی ۱۹۲۲ء

مسلمانوں کی اخلاقی و تمدنی اصلاح

(نمبر ۱)

"کانفرنس گزٹ" علی گڑھ کے جولائی ۱۹۲۲ء کے پرچہ میں مسلمانوں کی اخلاقی اور تمدنی اصلاح کے متعلق ایک دلچسپ اور قابل غور مضمون شائع ہوا ہے۔ خوشی کی بات ہے۔ مسلمانوں کو اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت تو محسوس ہوئی۔ اور اگر اس ضرورت کا احساس حقیقی ثابت ہوا۔ تو امید ہے۔ کہ اس کے پورا ہونے کا جو صحیح اور تجربہ شدہ طریق ہے۔ اُسے اختیار کرنے سے دریغ نہ کرینگے ؛

مسلمانوں کو اپنی اصلاح کی طرف متوجہ کرنے کے لئے سب سے زیادہ ضرورت جس بات کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ انہیں ان کی موجودہ حالت بتائی جائے۔ اور سمجھایا جائے کہ وہ بے دینی اور لامذہبی تنزل اور ادبار کے کتنے گہرے گڑھے میں گرے پڑے ہیں۔ مذکورہ بالا مضمون میں اگرچہ مختصر طور پر اس بات کو بیان کیا گیا ہے۔ تاہم چونکہ اس مضمون کی اشاعت ہی اس پہلو کو واضح کر رہی ہے۔ اسلئے سمجھنے والوں کے لئے اِتنا ہی کافی ہے ؛

اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ اگر مسلمانوں کے پاس لے دے کے کچھ رہ گیا ہے۔ تو صرف یہ کہ اپنے مذہب کے سچا اور اعلیٰ ہونے کا فخر۔ ان کی مذہبی حالت اس طرح بیان کی گئی ہے :-

"ہمیں شبہ ہے کہ آیا مذہب پر بھی صحیح طور سے عمل کیا جاتا ہے یا نہیں۔ اور خود مذہب کہاں تک اصلی صورت میں باقی رہ گیا ہے"

مگر اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسلام کا صرف نام ہی نام رہ گیا ہے۔ اور اس بات کے اعتراف سے کسی کو انکار نہیں۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مسلمان اپنی دینی اور دُنیوی اصلاح سے غافل نہیں۔ بلکہ اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں ؛

مذکورہ بالا مضمون میں مسلمانوں کی ان اسلامی کوششوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اور انہیں غیر مفید اور بے نتیجہ ثابت کیا گیا ہے چنانچہ ایک عرصہ سے انگریزی تعلیم کو جو ترقی کا واحد ذریعہ سمجھا جاتا اور اسپر بہت زور دیا جاتا تھا اسکے متعلق لکھا ہے :-

"اگر صرف تعلیم ہماری اخلاقی اصلاح کے لئے کافی ہوتی۔ تو ہونا یہ چاہیئے تھا کہ تعلیم یافتہ جماعت کا اخلاقی معیار۔ غیر تعلیم یافتہ اور معمولی لوگوں سے بلند ہوتا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ تعلیم یافتہ جماعت کا ایک معقول حصہ ایسے اخلاقی امراض میں مُبتلا ہے۔ جو ناگفتہ بہ ہیں"

اس حالت کو دیکھ کر مسلمانوں نے سمجھا کہ چونکہ سرکاری درسگاہوں میں مذہبی تعلیم و تربیت کا انتظام نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ اسلئے انہیں اپنی درسگاہوں کی ضرورت ہے۔ جنمیں اسلامی طریق پر طلباء کی مذہبی تربیت و نگرانی کا معقول انتظام کیا جا سکے۔ اور جو طلبا وہاں تعلیم حاصل کریں۔ وہ اسلامی تہذیب و شائستگی اور مذہبی احکام و نواہی سے واقف ہوں۔ اور ان میں اسلامی روح اور قومیت کا جذبہ پیدا ہو۔ لیکن اس پہلو میں بھی جس قدر کامیابی ہوئی۔ اس کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے کہ :-

"یہ انتظام جو قطعاً ناکافی اور ناقص تھا محض بے نتیجہ ثابت ہوا۔ اور اسلئے جو مقصد تربیت سے تھا۔ وہ حاصل نہ ہو سکا"

ان تجربوں سے ناکام ہو کر اب جس چیز کو اپنی تمام خرابیوں کا مجرب علاج بتایا جاتا ہے۔ وہ سوراج ہے آجکل مسلمان لیڈروں اور علماء کی تقریروں میں دین و دنیا میں کامیاب ہونے کا اگر کوئی ذریعہ بتایا جاتا ہے۔ تو سوراج مگر اس کی بھی حقیقت سُن لیجئے۔ سوراج کو ساری کامیابیوں کا منبع سمجھنے والوں سے پوچھا گیا ہے کہ :-

"کیا ہماری قوم کا اخلاقی معیار اس قدر بلند ہو گیا ہے۔ جو ایک آزاد اور حکمران قوم کا ہوتا ہے۔ آخر مسلمان اب بھی تو بعض حصص پر حکمران ہیں۔ وہاں انھوں نے اپنے سلیقۂ حکمرانی۔ بیدار مغزی اور تدبر کا کونسا ثبوت دیا ہے۔ اور کونسے کارہائے نمایاں انجام دئیے ہیں کہ ہم ان سے اُمید رکھیں"

"جو لوگ بلند مرتبہ پر پہنچنا چاہتے ہیں۔ انکو پہلے اپنی اخلاقی اصلاح کرنی چاہیئے۔ بلندی پر پہنچنے کی خواہش کرنا۔ لیکن بلند مرتبہ لوگوں جیسے اخلاق اپنے میں نہ پیدا کرنا کہاں کی دانشمندی ہے۔ جو لوگ اپنے نفس کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ اپنے جذبات پر بھی قابو نہیں رکھ سکتے۔ وہ حکومت کے بارگراں کو کب اٹھا سکتے ہیں"

یہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ بالکل درست ہے۔ اور ہم تو اتنی بھی اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر مسلمانوں کو سوراج حاصل بھی ہو جائے۔ مگر ان کی مذہبی حالت ایسی ہی رہے جیسی کہ اب ہے۔ تو پھر بھی کیا فائدہ ؟ کیا اسلام کی غرض و غایت دنیا میں سلطنت اور حکومت قائم کرنا ہے۔ کیا بانیٔ اسلام کی بعثت اسلئے ہوئی تھی۔ کہ آپ دنیا میں ایک زبردست اسلامی حکومت قائم کریں۔ بے شک حکمرانی خدا تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ اور اس کے حصول کے لئے کوشش کرنا منع نہیں ہے۔ لیکن اس کے پیچھے پڑ کر اپنی تخلیق کی اصل غرض اصلاح نفس اور تعلق باللہ کو بھلا دینا ہرگز جائز نہیں۔ اور جبکہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے قابل بنا لینے پر اور اسکی منشاء کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کرنے سے دنیا کی حکمرانی کا حصول بھی مشکل نہیں رہ جاتا۔ تو کیوں اس راہ کو نہ اختیار کیا جائے۔ جو دین و دنیا دونوں کی کامرانی تک پہنچاتی ہے۔

موجودہ سیاسی شور و شر میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے ہماری جماعت پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ ہمیں نہ تو اپنے ملک کی محبت ہے۔ اور نہ اسلامی مقاصد اور فوائد سے ہمدردی۔ لیکن بات یہ ہے۔ کہ ہمیں نہ صرف اپنے ملک کی بلکہ ساری دنیا کی محبت اور اسلامی فوائد اور مقاصد سے ہمدردی ہی ایسا کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ کیونکہ ہم علیٰ وجہ البصیرۃ دیکھ رہے ہیں کہ جب تک مسلمان حقیقی مُسلمان نہ بنینگے۔ اور اپنے نفس کی اصلاح نہ کرینگے۔ اسوقت تک نہ سوراج انہیں کوئی فائدہ دے سکتا ہے۔ اور نہ حکمرانی ان کے کام آسکتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ کیسی صاف بات ہے۔ جب مسلمانوں سے حکمرانی چھینی ہی اسلئے گئی ہے کہ وہ مسلمان نہ رہے۔ اور ان پر مصائب نازل ہی اسلئے ہوئے کہ ان میں مومنانہ صفات نہ رہیں۔ تو پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ وہ اسی حالت کو قائم رکھتے ہوئے عنان حکومت ہاتھ میں لے سکینگے۔ اور مصائب و آلام سے مخلصی پاسکیں ٭

پس ہماری جماعت اگر سیاسی امور سے اپنے آپ کو علیحدہ رکھ رہی ہے۔ تو اس لئے کہ اس کے مدنظر مسلمانوں کی اصل مرض ہے۔ جس کے علاج میں اسقدر مصروفیت اور انہماک کی ضرورت ہے۔ کہ ایک لمحہ بھی کسی اور طرف لگانے کی فرصت نہیں ہے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے کہ دوسرے مسلمانوں میں بھی یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ یہی طریق درست اور صحیح ہے۔ جیساکہ مذکورہ بالا اقتباس سے ظاہر ہے۔ جس میں سوراج حاصل کرنے سے قبل اپنی اخلاقی اور مذہبی اصلاح کی ضرورت بتائی گئی ہے اور اس کے بغیر سوراج کو غیر مفید اور بیکار ثابت کیا گیا ہے ٭

اگر یہ احساس بہت وسعت اختیار کرلے۔ اور سارے مسلمان اس طرف متوجہ ہو جائیں۔ اور اس کام میں لگ جائیں۔ تو ہندوستان کا سوراج کیا ساری دنیا کا سوراج حاصل ہو سکتا ہے۔ اور وہی دن مسلمانوں پر پھر آسکتے ہیں۔ جبکہ ساری معلومہ دنیا پر پرچم اسلام لہراتا نظر آتا تھا۔ اگلے پرچہ میں ہم انشاء اللہ بتائینگے۔ کہ مسلمانوں کی اخلاقی اور تمدنی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے۔ اور وہ کیونکر منزل مقصود پر پہنچ سکتے ہیں ٭

متاہلانہ زندگی اور آریہ سماج

پرکاش ۱۶ر جولائی ۱۹۲۲ء بدھ مذہب پر الزام لگاتا ہے کہ:۔

"بودھ دھرم نے گرہست (متاہلانہ زندگی) سے منشوں کو الگ کرکے استری پرشوں کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کردی"

تعجب ہے پرکاش بدھ مذہب پر یہ الزام لگاتے وقت اس بات کو کیوں بھول گیا کہ بانی آریہ سماج بھی تو اسی فعل کے مرتکب ہوئے تھے۔ جبکہ انھوں نے اپنے پیرودں کو یہ تلقین کی کہ:۔

"جس مرد یا عورت کو علم۔ دھرم کی ترقی اور سب عالم کی بھلائی کرنی ہی مقصود ہے۔ وہ شادی نہ کرے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۵۷)

کیا اس کا مطلب منشوں کو گرہست سے الگ کرنا نہیں اگر ہے۔ تو پرکاش کو پہلے اپنے گھر کی صفائی کرنی چاہیئے اور پنڈت دیانند صاحب کے مذکورہ بالا حکم پر خط تنسیخ کھینچ دینا چاہیئے۔ کیونکہ ساری عمر کے "برہمچریہ" کی خواہ زبانی کتنی ہی تعریف کی جائے۔ اور علم و دھرم کی ترقی کے لئے اسے کتنا ہی ضروری قرار دیا جائے بات وہی درست ہے۔ جو اسی مضمون میں پرکاش نے خود لکھی ہے کہ:۔

"قدرت سے ہی استری پرش ایسے بنائے گئے ہیں کہ ان میں سے ایک دوسرے کے بغیر مکمل نہیں ہوتا"

مگر یہ ویدک تعلیم نہیں۔ بلکہ اسلامی صداقت ہے کیونکہ جہاں ویدک تعلیم شادی نہ کرنے کو افضل ٹھہراتی ہے وہاں اسلام شادی کرنے کی تاکید کرتا ہے ٭

مسلم خاتون کی تصویر

ایک عورت کی تصویر جس کے سر کے بال یورپین طرز پر بنے ہوئے اور اوڑھنی کے بار سے آزاد ہیں۔ جس کا چہرہ بالکل کھلا اور گردن ننگی ہے۔ اور کندھوں پر کوئی کپڑا نہیں۔ سینہ نمایاں حد تک برہنہ ہے۔ ۱۳ر جولائی کے پیسہ اخبار میں چھپی ہے۔ اور اسکا تعارف یوں کرایا گیا ہے کہ:۔

"یہ تصویر سعد زاغلول پاشا کی بیگم صاحبہ کی ہے جو اپنے معزز وطن پرست شوہر کے زمانہ جلاوطنی میں مصری قوم کی رہنمائی کر رہی ہیں"

ایک مسلم خاتون اور پھر وہ مسلم خاتون جو اسلام کی خدمت اور حفاظت کے لئے کھڑی ہونے کا دعویٰ رکھتی ہو اس کی تصویر کا اخباروں میں اس طرح چھپنا کیا اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ عوام تو عوام لیڈر اور راہ نما بھی احکام اسلام کی ہتک اور تذلیل کرنا بُرا نہیں سمجھتے اور اہل مغرب کی تقلید میں وہ کچھ کرلینا جائز سمجھتے ہیں۔ جس سے اسلام بڑی سختی کے ساتھ روکتا ہے۔ کیا اسلام میں عورتوں کو پردہ کا حکم صاف اور صریح الفاظ میں نہیں دیا گیا اور کیا اسلام نے اسپر عمل پیرا ہونے کی سخت تاکید نہیں کی اگر کی ہے۔ تو کسی مسلمان عورت کی تصویر کا اخباروں میں چھپنا لگانے پھر اسلام کی صریح تذلیل نہیں تو اور کیا ہے۔

مسلمان یورپین اقوام سے آزادی حاصل کرنے کے لئے بڑے بے قرار ہو رہے ہیں۔ اور مذکورہ بالا خاتون اور ان کے خاوند مصر میں اسی مقصد اور مدعا کے حصول کے لئے مسلمانوں کی لیڈری کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ لیکن جب وہ خود یورپ کی تقلید میں ایسے مقید ہیں کہ اس کے مقابلہ میں اسلامی احکام کی کچھ پروا نہیں کرتے۔ تو کس طرح توقع کی جا سکتی ہے کہ اہل یورپ سے اپنے ملک کو آزاد کرا سکینگے ٭

ہندو مذہب کے احکام میں تبدیلی کی ضرورت

ہمعصر آزاد کانپور حالات زمانہ سے مجبور ہو کر ہندو مذہب کی شکست و ریخت کے متعلق تحریک کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

ہندوؤں کو اس خیال میں ترمیم کرنا لازمی ہے کہ کھانے پینے یا چھوت چھات سے مذہب برباد ہو جاتا ہے یا غیر ہندو کے ہاتھ کا کھانا کھا لینا مذہب کے خلاف ہے یا مہتر اور چمار سے ملنے اور چھونے سے مذہب میں کوئی خرابی ہوتی ہے۔ یہ افسوسناک امر ہے کہ ایک ہندو چاہے ہزاروں گناہ کرے۔ سب نظر انداز ہو جاتے ہیں۔ مگر غیر مذاہب اور غیر قوم کا پکایا ہوا کھانا کھا لینے کا گناہ نظر انداز نہیں ہو سکتا۔ اور اسکی سزا اخراج برادری ہے۔ ہندو اپنی مرضی سے سر سے پاؤں تک پابندیوں کی زنجیر سے بندھے ہوئے ہیں۔ اگر ہندو در اصل اپنی آزادی کے دلدادہ ہیں تو انکو سیاسی زنجیروں کی آزادی کے ساتھ خود ساختہ پابندیوں کی بھی آزادی کی کوشش کرنی پڑیگی۔ ہماری سب سے بڑی کمزوری یہ قیود ہیں۔ جن پر قابو حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور اسی کے ذریعہ ہم اپنی قابلیت ثابت کر سکتے ہیں۔ ہندوؤں کو ان مذہبی احکام میں تبدیلی کرنا پڑیگی۔ جو پنچ اقوام کے خلاف ہیں" ان احکام میں تبدیلی کی ضرورت اب ایسی ناگزیر ہو گئی ہے کہ ... ہندو صاحبان [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکتوبات امام علیہ السّلام

(مرسلہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے افسر ڈاک)

ایمان اور اسلام

مفتی محمد صادق صاحب نے امریکہ سے سوال کیا تھا۔ کہ قرآن کریم کی آیت قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولمّا یدخل الایمان فی قلوبکم سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام میں کچھ فرق ہے۔ وہ فرق کیا ہے؟ اس کے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام اور ایمان کے الفاظ تین معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ ایک معنے تو دونوں الفاظ کے مترادف ہیں یعنی ایمان کے بھی وہی معنے ہیں اور اسلام کے بھی وہی معنے ہیں۔ ایک لفظ دوسرے کی جگہ بولا جا سکتا ہے۔ یہ معنی تو ابتدائی درجہ کے لحاظ سے ہیں۔ ہر مومن مسلم ہے اور ہر مسلم مومن ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں متعدد جگہوں پر ان معنوں میں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

ان معنوں سے اوپر چل کر پھر ایک باریک فرق ان دونوں لفظوں میں پیدا کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ فرمانبرداری کبھی ظاہری بھی ہوتی ہے۔ دل ایک بات کا قائل نہیں ہوتا۔ یا یہ کہ پوری طرح قائل نہیں ہوتا۔ لیکن کسی دنیاوی غرض سے یا مخفی حکمت سے انسان بہ ظاہر فرمانبرداری اختیار کر لیتا ہے۔ یا یہ کہ ایمان ایسا کمزور ہوتا ہے۔ کہ ظاہری اعمال اسکا طبعی نتیجہ نہیں ہوتے۔ بلکہ تکلف اور جبر سے انسان اعمال کو بجا لاتا ہے۔ جیسا کہ بالعموم لوگوں کو دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ روزے بھی رکھتے ہیں۔ صدقہ بھی دیتے ہیں۔ مگر جبر اور طبیعت پر بوجھ ڈالکر یہ کام کرتے ہیں۔ یہ لوگ مسلم ہیں یعنی بڑے بڑے کاموں کو فعلاً ہر بجا لاتے ہیں۔ لیکن یا تو مداہنت سے ایسا کرتے ہیں۔ اور یا مداہنت سے تو ایسا نہیں کرتے لیکن ان کے کام جبر اور تکلف سے ہوتے ہیں۔ صرف اس قدر ایمان انکو نصیب ہوتا ہے۔ کہ یہ باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اس سے زیادہ ایسا عرفان نہیں ہوتا کہ احکام الٰہیہ کے بجا لانے میں اپنی حقیقی بہتری سمجھیں۔ اور خوشی سے اس کی اطاعت کریں۔ نہ کہ بوجھ سمجھ کر۔ اس حالت میں ایمان اسلام سے افضل ہوتا ہے۔ اور اسی حالت کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں کہ قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولمّا یدخل الایمان فی قلوبکم وان تطیعوا اللّٰہ ورسولہ لا یلتکم من اعمالکم شیئًا ان اللّٰہ غفور رحیم یعنی اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ تو کہہ دے کہ تم ایمان نہیں لائے۔ (یعنی مذکورہ بالا مکمل ایمان) پس تم یہ کہو کہ ہم ظاہر میں فرمانبردار ہو گئے ہیں۔ اور ابھی تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا۔ مگر فرماتا ہے اس سے یہ خیال نہ کر لو کہ جب ہمارے ایمانوں کی یہ حالت ہے۔ تو پھر ہمیں خواہ مخواہ نمازیں پڑھنے اور روزے رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ پھر ان کاموں کو چھوڑ ہی دیں۔ بلکہ اعمال کرتے جاؤ۔ کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ظاہری بھی تو ایک نیکی ہے۔ اگر اس کے پوری طرح پابند ہو گے تو کیا یہ عمل ضائع جائیگا۔ اللہ تعالیٰ کسی کا عمل ضائع نہیں کرتا تمہارے عمل بھی ضائع نہیں کریگا۔ بلکہ اس کے بدلہ میں تمہاری کمزوریوں کو معاف کر دیگا۔ اور تمہاری اس کوشش کا نیک بدلہ دیگا۔ اس سے اگلی آیت میں ایمان کی اصل حقیقت کو بیان کرتا ہے۔ تاکہ لوگ اس حقیقت کو معلوم کر کے اپنے اعمال کا محاسبہ کر سکیں چنانچہ فرماتا ہے۔ انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللّٰہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللّٰہ اولٰئک ھم الصادقون۔ مومن تو صرف وہ ہیں (یعنی مذکورہ بالا قسم کے مومن) جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر کسی قسم کا شک ان کے دل میں پیدا نہیں ہوتا۔ اور اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں لگا دیتے ہیں۔ یہی لوگ سچے ہیں۔ یعنی یہ مومن وہ ہوتے ہیں کہ ان کا دل پوری طرح ان کے اعمال سے متفق ہوتا ہے۔ پس حقیقی صادق یہی ہوتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اس درجہ کے مومن اور مسلم میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ مسلم کا دل پوری طرح شک و شبہات سے پاک نہیں ہوتا۔ ایک اجمالی ایمان اسے حاصل ہوتا ہے۔ ہر بات کے لئے وہ شرح صدر نہیں پاتا۔ گو جبراً سب احکام کو بجا لاتا ہے۔ لیکن مومن کا دل پوری طرح شک و شبہات سے پاک ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے شوق اور ذوق سے خدا اور اس کے رسول کی اطاعت میں لگ جاتا ہے۔ اور مال و جان کو ان کی رضا کے حصول کے لئے فنا کر دیتا ہے۔

ایمان کے دو معنوں میں جو یہ فرق پایا جاتا ہے اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اس آیت میں۔ ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا والنصارٰی والصابئین من اٰمن باللّٰہ والیوم الاٰخر وعمل صالحًا فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

ان الذین اٰمنوا میں پہلی قسم کے ایمان کا ذکر ہے جس میں اسلام اور ایمان دونوں شریک ہیں۔ اور من اٰمن میں اس قسم کا ایمان بیان کیا ہے۔ جو اسلام سے افضل اور اعلیٰ درجہ کے ثمرات پیدا کرنے کا موجب ہے۔

اس سے اوپر جا کر پھر ایک درجہ ہے جس میں اسلام ایمان سے اعلیٰ ہو جاتا ہے۔ جس کی طرف ان الدّین عند اللّٰہ الاسلام اور ربنا واجعلنا مسلمین لک میں اشارہ ہے۔ خدا کا نبی مسلم ہونے کی دعا کرتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے کہ انسان خدا کی گود میں چلا جاتا ہے۔ اور اس جگہ اسلام سے مراد یہ ہے آپکو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینے کے ہیں۔ یہ اسلام پھر ایمان سے افضل ہوتا ہے۔ کیونکہ کامل ایمان کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اور وصال الٰہی کا مترادف ہوتا ہے۔ آیت یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللّٰہ وکانوا علیہ شھداء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں بھی انہی معنوں میں اسلام کا لفظ استعمال ہوا ہے اور بقل اسلمت وجہی للہ ومن تبتغی میں بھی انہی معنوں میں اسلام کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ درحقیقت تو اسلام اور ایمان مترادف الفاظ ہیں۔ اور ہر مومن مسلم اور ہر مسلم مومن ہے۔ مگر اپنی بعض خصوصیات کے لحاظ سے بعض درجوں میں ایمان افضل ہوتا ہے۔ اسلام سے اور بعض میں اسلام افضل ہوتا ہے ایمان سے۔ مبارک ہے وہ جو اس نکتہ کو سمجھے۔ اور اس سے فائدہ اٹھائے۔

ایک انگریز نومسلم کے خط کا جواب

ایک نومسلم انگریز کو لکھوایا۔ آپ کا خط ملا۔ آپ کے حالات معلوم کر کے مجھے خوشی ہوئی۔ حق ہمیشہ غالب ہو کر رہتا ہے۔ اور اگر اس کے رستہ میں کوئی روکیں ہوتی ہیں۔ تو وہ صرف قربانیاں اور پابندیاں ہی ہوتی ہیں۔ جو صداقت کے قبول کرنے کے بعد انسان کو کرنی پڑتی ہیں۔ ورنہ جو شخص بھی تعصب سے خالی ہو کر سوچے۔ سچی بات کا سمجھ لینا اس کے لئے مشکل نہیں ہوتا۔ پس میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اگر آپ استقلال سے حق کی تبلیغ میں مشغول رہینگے تو بہت سے لوگ آپ کے ذریعہ حق کو قبول کرینگے۔

ان شاء اللہ رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے۔ ایک شخص کا حق کو قبول کر لینا کسی کے ذریعہ سے اس سے بہت بہتر ہے۔ کہ اس کو دنیا کے خزانہ مل جائیں۔ جس کے ذریعہ سے کوئی شخص ہدایت پائے۔ اس ہدایت پانے والے کے اعمال کا ثواب بھی اسکو ملتا ہے۔ اسکو ایسے کاموں کا بھی پورا پورا بدلہ ملتا ہے۔ لیکن اس تبلیغ کرنے والے کو بھی اللہ تعالےٰ ثواب دیتا ہے کیونکہ اس نے جو نیکیاں کی ہیں۔ وہ اس کی تحریک کے ماتحت کی ہیں۔ پس تبلیغ کرنا نہایت ہی مبارک کام ہے۔ لیکن اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے نفس کے اندر بھی تبدیلی پیدا کرے۔ خالی باتوں سے لوگ خوش نہیں ہوتے۔ جب تک یہ نہ دیکھیں کہ تبلیغ کرنے والے آدمی کے اندر ان باتوں نے جن کی وہ تبلیغ کرتا ہے۔ کوئی خاص تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ پس آپ اسلام کو سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی خود بھی کوشش کریں۔ خصوصاً نماز کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ کریں۔ اگر مجبوری کی وجہ سے کوئی نماز اپنے وقت پر پڑھنے سے رہ جائے تو دوسری نماز کے وقت میں پہلی نماز کو بھی ادا کر لینا چاہئے۔ مگر اس طرح ایک نماز دوسرے کے وقت میں تبھی پڑھی جا سکتی ہے۔ جبکہ وہ نماز ظہر یا مغرب میں سے کوئی ہو۔ ظہر عصر کے ساتھ ملا کر پڑھی جا سکتی ہے۔ اور مغرب عشا کے ساتھ۔ صبح کی نماز ظہر کے ساتھ یا عصر کی مغرب کے ساتھ نہیں ملائی جا سکتی انکو اپنے وقت پر پڑھنا ضروری ہے۔ نماز کسی صورت میں بھی چھوڑنی جائز نہیں۔ سوائے اس کے کہ انسان بے ہوش ہو۔ پس اس حکم کی خاص طور پر پابندی کریں۔ دوسرے شراب اور سور کا گوشت بالکل ترک کریں۔ اور درست اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ مصیبت زدوں۔ بیماروں۔ کمزوروں بچوں۔ عورتوں۔ بیواؤں۔ یتیموں کو انکی مصیبت میں مدد دیں۔ کسی کے حق کو تلف نہ کریں۔ کیونکہ ان مسائل پر عمل کئے بغیر وہ روحانی فائدے نہیں حاصل ہو سکتے۔ جو اسلام سے حاصل ہوتے ہیں۔ سلسلہ کے حالات سے واقف رہنے کی کوشش کریں۔ جنکا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ سلسلہ کا کوئی انگریزی اخبار آپ منگائیں۔ اور کبھی کبھی خط ہمیں بھی لکھتے رہیں۔

سب دعائیں قبول نہیں ہوتیں

ایک شخص نے حضور کو لکھا کہ آپ کی دعا مستجاب خیال کر کے آپ کو دعا کرنے کے لئے تکلیف دیتا رہا مگر ہر چند ہمارا یہ مقصد آپ کی دعا سے بھی پورا نہ ہوا معلوم ہوا کہ آپ کی دعا بھی چنداں مستجاب نہیں وغیرہ وغیرہ۔

حضور نے اس کو لکھوایا۔ جس شخص نے آپ کو یہ بتایا ہے کہ میرا یہ دعوٰی ہے۔ یا میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری ساری کی ساری دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ وہ یا تو جھوٹا ہے۔ یا اس نے میری تحریریں نہیں پڑھیں۔ ابھی دو ماہ ہی کا عرصہ ہوا ہے۔ کہ میں نے ایک خط کے جواب میں لکھوایا تھا۔ کہ جو شخص خیال کرتا ہے۔ کہ ساری دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ وہ شرک کرتا ہے۔ جب میرا یہ عقیدہ ہے۔ تو میں اپنی نسبت یہ کس طرح خیال کر سکتا ہوں۔ سب سے بڑے انسان دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ بھی اپنی بعض دعاؤں کے متعلق فرماتے ہیں۔ قبول نہیں ہوتیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ آپ نے دعا کی کہ مسلمانوں میں تفرقہ پیدا نہ ہو تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ یہ دعا نہیں قبول ہو سکتی۔

باقی رہا آپ کا پیغام میں شائع کرنا۔ سو پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ بے شک آپ ابھی شائع کرا دیں۔

آپ کو اگر یہ شبہ پیدا ہو کہ اگر ساری دعائیں نہ قبول ہوں۔ تو پتہ کس طرح لگے۔ کہ دعا قبول ہوتی ہے۔ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ساری مرضیں دور نہیں ہو جاتیں۔ اور ساری دوائیں اچھا نہیں کر سکتیں۔ پھر یہ کس طرح معلوم ہوا کہ امراض دور بھی ہو جاتے ہیں۔ اور دوائیں مفید بھی ہوتی ہیں۔ سب اپریشن کامیاب نہیں ہوتے۔ سارے لوگ علم نہیں جانتے۔ پھر کس طرح معلوم ہوا۔ کہ اپریشن کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ہر شخص جو مسلمان ہوتا ہے وہ خدا کا قرب نہیں حاصل کر لیتا۔ پھر کس طرح معلوم ہوا کہ اسلام میں قرب الٰہی کے ذرائع موجود ہیں۔ اور انسان ان کو حاصل کر سکتا ہے۔ جن ذریعوں سے ان باتوں کے متعلق ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں۔

40
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبۂ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

(۸- فروری ۱۹۲۲ء)

مجھے آج صبح سے بلکہ کل شام سے ریزش کے آثار نظر آتے ہیں۔ اسلئے میں زیادہ نہیں بول سکتا۔ لیکن مختصراً احباب کو یہ بات بتاتا ہوں۔ کہ یہ نکاح آیات خطبہ نکاح سے خاص تعلق رکھتا ہے۔ میاں نظام الدین صاحب سابق ملازم پوسٹ آفس پرانے احمدی ہیں۔ انھوں نے دو ایک روز گذرے ہیں۔ مجھے ایک رقعہ لکھا تھا۔ کہ ان کا ایک قریبی رشتہ دار ہے عنایت الٰہی۔ اس کی شادی قریب کے رشتہ داروں میں قرار پائی۔ جب وہاں نکاح کے لئے گئے۔ تو ان لوگوں نے کہا کہ تم احمدی ہو۔ انھوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ کہا کہ احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہیں دیتے۔ اس قاعدہ کے مطابق غیر احمدی لڑکی احمدی کو بھی نہیں دی جاسکتی۔ احمدیت چھوڑ دو۔ تو رشتہ ہو جائیگا۔ انھوں نے کہا یہ نہیں ہو سکتا یہاں آگئے۔ بعض اوقات یہاں دو دو سال گذر جاتے ہیں۔ اور رشتہ نہیں ہوتا۔ مگر قرآن کریم کی اسی خطبہ کی آیتوں میں سے جیسا کہ ایک میں فرمایا۔ یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم کہ اگر تم صداقت پر قائم رہو تو ہم تمہارے معاملات کو خود درست کر دینگے۔ سو اللہ تعالےٰ نے یہ سامان کیا کہ دو ایک روز میں ہی ان کے نکاح کا سامان ہو گیا۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ وہ وعدہ کرتا ہے۔ اور پورا کرتا ہے انسان سے خود غلطی ہوتی ہے۔ اور اسکو خدا کی طرف منسوب کرتا ہے۔ لیکن اگر حق پر قائم رہے۔ تو خدا تعالیٰ اسکی اصلاح فرماتا۔ اور اس کا کام خود بناتا ہے۔ یہی بات کافی ہے اگر مومن اصلاح عمل کے لئے اسپر عمل کرے ۔

(۳)

(۲۵- اپریل ۱۹۲۲ء)

مسنونہ آیات پڑھکر فرمایا۔ انسانی نفس اپنے گرد و پیش کی چیزوں سے متاثر ہو کر ایسے طریق اختیار کرتا رہتا ہے۔ جن پر چلنے سے اصل راستہ سے بھٹک جاتا ہے۔ جیسے کوئی شخص کسی ضروری کام کے لئے گھر سے نکلتا ہے۔ مگر کوئی دوسرا اسکو راستہ میں بہکاتا ہے۔ اور وہ اس کے پیچھے چل پڑتا ہے اور اپنے اصل مقصد سے محروم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بعض لوگ زندگی کے راستہ سے دور ہو جاتے ہیں ۔

حضرت صاحب کا الہام ہے زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے۔ فیشن کے معنے ہیں۔ طریق اور زندگی بسر کرنے کا راستہ۔ ظاہر ہے کہ راستہ مقرر کرنیوالے خاص لوگ ہوتے ہیں۔ یورپ کے مرد اور ان کی عورتیں فیشن کی دلدادہ ہوتی ہیں۔ خصوصاً پیرس فیشن پرستی کا مرکز ہے۔ ایک اخبار میں میں نے پڑھا تھا۔ کہ ایک عورت کسی دکان پر گئی۔ اور دکاندار سے کہا کہ مجھے تازہ ترین فیشن کی ٹوپی دکھاؤ۔ وہاں ٹوپیوں پر ہی زیادہ فیشن کا اثر پڑتا ہے۔ عورت نے ٹوپی خریدی۔ اور پہنکر باہر نکلی۔ جونہی کہ باہر نکلی۔ کچھ عورتیں اس نے دیکھیں۔ جنمیں ایک عورت وہ بھی تھی جو فیشن اختیار کراتی ہیں۔ اور نمونہ اور سٹ کے طور پر مانی جاتی ہیں۔ اس عورت نے فوراً ٹوپی اپنے سر سے اتار لی۔ اور دوڑ کر دکان میں گھس گئی۔ اور دوکاندار سے کہا تو نے مجھے سخت ذلیل کیا۔ اگر وہ عورت مجھے دیکھ لیتی۔ تو کیا کہتی ۔

گو فیشن کے معنے عام طریق کے کئے جاتے ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ چند آدمیوں کے متعلق یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ ان کے طریق پر عمل کیا جانا چاہیئے۔ اور ایسے لوگ پانچ چھ سے زیادہ نہیں ہوتے۔ ان کے متعلق پڑھا ہے کہ سارا سال پرانی پرانی تاریخیں پڑھتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں کہ ان زمانوں میں کس قسم کا لباس پہنا جاتا تھا۔ اور مختلف لباسوں کے ٹکڑے لیکر ایک چیز تیار کرتے ہیں۔ اور تجویز کرتے ہیں کہ ایسی ٹوپی ہو سکتی ہے۔ یا ایسی گون ہو سکتی ہے ایسے لوگ جو کچھ مقرر کرتے ہیں۔ لوگ ان کی اتباع کرتے ہیں۔ مگر عجیب بات ہے۔ کہ جن لوگوں کی زندگیوں کو خراب کر دیا۔ کہ وہ تمام عمر اسی فیشن کی ایجاد و تلاش میں رہیں۔ ان کی تو مانی جاتی ہے۔ اور ان لوگوں کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ جو مستحق ہیں کہ ان کی بات پر عمل کیا جائے ۔

میں نے بتایا ہے۔ کہ جس طرح اس ظاہری لباس کے فیشن کی ایجاد کے لئے چند لوگ ہوتے ہیں۔ روحانی زندگی کے فیشن کے لئے بھی چند لوگ ہوتے ہیں۔ یہ غلط خیال ہے۔ کہ فیشن عام لوگوں کے رواج کا نام ہے۔ بلکہ فیشن کے موجد عام لوگ نہیں ہوتے ہیں۔ اسی طرح روحانی زندگی میں بھی بہت سے لوگوں کی پیروی نہیں کی جاتی ہے بلکہ چند لوگ انبیاء و رسل اور اولیاء ہوتے ہیں ۔

حیرت ہے۔ کہ لباس میں تو فیشن کی پیروی کی جاتی ہے مثلاً ایک زمانہ میں غرارہ عورتیں پہنتی تھیں۔ لیکن اگر اب کوئی پہن لے۔ تو دوسری عورتیں اس کا ناک میں دم کر دیں یا ہندوستان میں کئی قسم کی ٹوپیاں مروج ہیں۔ پنجاب میں ان کا رواج نہیں ہے۔ اگر کوئی پہنے تو لوگ اسپر پھبتیاں اڑائیں۔ غرض لباس میں تو فیشن مقرر کرنیوالوں کی طرف دیکھا جاتا ہے۔ مگر روحانیت میں ایسا نہیں کیا جاتا بلکہ الٹی جہلاء کی پیروی کی جاتی ہے۔ مثلاً شادی کا معاملہ ہو اگر یہ دیکھا جائے۔ کہ خدا اور اس کے رسول اور اولیاء نے کیا طریق مقرر کیا ہے۔ تو ان کو زندگی کی مصیبتوں سے نجات ہو جائے۔ مگر لوگ اس کی پابندی نہیں کرتے۔ قرآن کریم میں اس کے متعلق آتا ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ آج جو کچھ لوگ اس کو کہتے ہیں۔ اس بارے میں اسکی فکر نہ کرے اگر لوگ آج اعتراض کرتے ہیں کہ اس نے شادی میں یہ نہیں کیا۔ اور وہ نہیں کیا۔ تو اس کی پرواہ نہ کرے۔ بلکہ اپنی کل کو محفوظ کرے۔ اگر کوئی آج ہنستا ہے۔ اور کل اسکو رونا پڑیگا۔ تو ایسے ہنسنے کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا نہ اس کا کچھ نقصان ہے۔

پس مومن کو چاہیئے۔ کہ زندگی کا فیشن مقرر کرنے کے لئے ان لوگوں پر نظر کرے۔ جو اس فن کے ماہر اور واقف ہیں۔ اور وہ انبیاء رسل اور اولیاء و صلحاء ہوتے ہیں۔ جو شخص اہل فنون کو چھوڑ کر ناواقفوں کے پیچھے چلتا ہے۔ دکھ اٹھاتا ہے زندگی کو مبارک اور بآرام کرنے کے لئے ان کی عزت و عظمت کرو۔ ورنہ ان سے علیحدگی میں جھگڑے دیکھو ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نُور ہاسپٹل کا زنانہ کمرہ

نُور ہاسپٹل میں بیمار مستورات کی رہائش کے لئے کمرہ کی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس کی جا رہی ہے اور اس کے لئے وقتاً فوقتاً جماعت کو توجہ بھی دلائی جاتی رہی ہے۔ لیکن تاحال یہ ضرورت پُوری نہیں ہو سکی۔ چونکہ اسے التواء میں ڈالنا بہت مشکل ہو رہا ہے۔ اسلئے افسر صاحب ہاسپٹل نے ایک خاص تحریک اس کے متعلق کی ہے۔ ذی ثروت اصحاب کیلئے صدقہ جاریہ قائم کرنے کا یہ ایسا نادر موقعہ ہے کہ جس سے انہیں ضرور جلدی فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ (ایڈیٹر)

تندرستی ہزار نعمت ہے۔ اس کی قدر وہی جانتا ہے۔ جو بیماری میں مُبتلا ہو کر بستر پر لیٹنے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ اسوقت اس کی حالت بڑی امداد کی محتاج ہوتی ہے۔ امیر آدمی کی بیماری کا وقت کٹانے کے واسطے تو لوگ گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ مگر غریب کے لئے تو وقت پر دوائی دینے والا یا کھانا کھلانے والا بھی مُیسّر نہیں آسکتا۔ ایسے غریب مریضوں کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے جا بجا شفاخانے کھلے ہوئے ہیں جن سے ہزاروں۔ لاکھوں غرباء فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

قادیان کی بڑھتی ہوئی آبادی اور پھر بہت سے غریب مہاجروں کی بود و باش بھی شفاخانہ کی امداد کی سخت ضرورت پیدا کر رہی ہے۔ نور ہاسپٹل نے ایک حد ایسی ضرورت کا پورا کیا ہے یعنی مردوں کو ٹھہرا کر علاج کرنے کے واسطے کمرہ تو موجود ہے۔ مگر عورتوں کیلئے اسوقت تک کوئی انتظام نہیں ہے اسکے لئے ضرورت ہے کہ کوئی مرد خدا آگے بڑھے۔ اور دو ہزار کی لاگت سے کم از کم چار مریض عورتوں کو ٹھہرانے کے لئے دو چھوٹے کمرے تیار کرا دے۔ ان ہر دو کمروں کے دروازہ پر سنگ مرمر پر کندہ کرا کے تیار کرانیوالے کا نام لکھا جائیگا۔ جو خدا چاہے بڑی مدت تک اسکے نیک کام کا شاہد رہیگا ؂

خاکسار حشمت اللہ افسر نُور ہاسپٹل۔ قادیان

مولوی ثناء اللہ صاحب سے صداقت مسیح موعودؑ پر گفتگو

(ظہر کی نماز کے بعد کی گفتگو)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی جناب حافظ صاحب سے لیکر مولوی ثناء اللہ صاحب نے وہ عبارت جو پہلے پہر کی گفتگو میں پیش کی گئی تھی۔ پڑھی۔ اور اس کا ترجمہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ تقدیر مبرم جو بیان کی گئی ہے۔ دراصل تقدیر معلق کی ہی دوسری قسم ہے۔

حافظ صاحب۔ بیشک یہ تو میں نے بھی بیان کر دیا تھا کہ دراصل تقدیر معلق کی ہی دوسری قسم ہے۔ مگر جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ خدا کے علم میں تو معلق ہی ہے۔ مگر ملائکہ اور مامور کے علم میں معلق نہیں۔ بلکہ مبرم ہے۔ کیونکہ انہیں علم نہیں دیا جاتا۔ جب خدا کے علم کے مطابق وہ شرط پوری ہو جاتی ہے۔ جو خدا کے علم میں ہوتی ہے۔ تو وہ تقدیر ٹل جاتی ہے۔ مگر پہلے الہام بیان کرنیوالے نے یہی سمجھا ہوتا ہے کہ یہ تقدیر مبرم ہے۔ نیز ایک اور حوالہ بھی اسی کتاب مکتوبات میں موجود ہے۔ کہ بعض دفعہ ملہم کو ایک الہام ہوتا ہے اور وہ پیشگوئی کرتا ہے کہ فلاں شخص ایک ماہ تک مر جائیگا۔ مگر وہ مرتا نہیں۔ کیوں اسلئے کہ وہ خدا کے علم میں تو معلق ہوتی ہے کسی شرط کے پورے ہونے سے ٹل جاتی ہے۔ مگر ملہم اسکو مبرم سمجھ چکا ہوتا ہے۔ کیونکہ اسکو یہ علم عطا نہیں کیا گیا ہوتا اور یصبکم بعض الذی یعدکم میں یصب صیغہ مضارع ہے۔ جو حال اور استقبال کے لئے آتا ہے۔ اور بعض کے لفظ سے یہ امر ظاہر ہو گیا کہ انبیاء کی بعض خبریں پوری نہیں بھی ہوتیں۔ اور وہ ٹل جاتی ہیں ؂

مولوی ثناء اللہ صاحب۔ ازالہ اوہام صفحہ ۳۹۶ اور الحکم ۱۰۔ اگست ۱۹۰۱ء سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی نکاح والی پوری نہ ہوئی۔ اور وہی سلطان محمد مراد اور دافع الوساوس صفحہ ۵۶۴ میں مرزا صاحب نے فرمایا ہے۔ عین اللہ کہ میں خود خدا ہوں ؂

حافظ صاحب۔ مرزا احمد بیگ اور سلطان محمد والی پیشگوئی کی تفصیل پیشتر کر دی گئی ہے۔ اور عین اللہ کی تشریح دافع الوساوس کے ۵۶۴، ۵۶۵ میں خود حضرت مرزا صاحب نے کر دی ہے کہ واعنی بعین اللہ رجوع الظل الی اصلہ وغیبوبتہ فیہ کما یجری مثل ھذا الحالات فی بعض الاوقات علی المحبین ...... فرایت ان روحہ احاط علی واستوی علی جسمی ولفنی فی ضمن وجودہ حتی مابقی منی ذرۃ وکنت من الغائبین ونظرت الی جسدی فان جوارحی جوارحہ وعینی عینہ واذنی اذنہ ولسانی لسانہ۔ واخذنی ربی واستوفانی واکد الاستیفاء حتی کنت من الفانین ص ۵۶۴ یعنے میری عین اللہ سے یہ مراد ہے کہ رجوع کرنا ظل کا طرف اصل کی اور غائب ہو جانا اس کا بیچ اس اصل کے جیسا کہ یہ حالت اکثر محبین پر جاری رہتی ہے ...... پس میں نے دیکھا کہ اس کی روح نے مجھ پر احاطہ کر لیا اور میرے جسم پر مُسلّط ہو گیا اور اپنے وجود میں اس نے مجھے لپیٹ لیا ہے۔ یہاں تک کہ میرا ایک ذرہ بھی باقی نہ رہ گیا۔ اور میں غائب ہو گیا الخ ولا نعنی بھذہ الواقعۃ کما فی کتب اصحاب وحدۃ الوجود وما نعنی بذالک ماھو مذھب الحلولیین بل ھذہ الواقعۃ توافق حدیث النبی صلعم اعنی بذالک حدیث البخاری فی بیان مرتبۃ قرب النوافل لعباد الصالحین ص ۵۶۶ یعنے ہماری مراد اس سے اصحاب وحدۃ الوجود اور حلولی مذہب کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ یہ واقعہ حدیث نبی کریم صلعم کے موافق ہے۔ یعنی میری مراد اس سے بخاری کی حدیث ہے۔ جو مرتبہ قرب النوافل میں بندگان صالح کے حق میں گذری ہے ؂

اس تمام مضمون سے ثابت ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود کی مراد عین اللہ کہنے سے حالت فنا فی اللہ کا بیان کرنا مقصود ہے جو آپ پر وارد ہوئی۔ پس جبکہ حضرت مرزا صاحب اس مسئلہ کو خود حل کر چکے ہیں۔ تو یہ ایک مغالطہ ہے جو آپ عوام کو دے رہے ہیں۔ نعوذ باللہ

مولوی ثناء اللہ صاحب۔ فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ ان اللہ عزیز ذو انتقام اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی وعدہ کو نہیں بدلتا۔ پس محمدی بیگم والا کیوں بدل دیا۔ اور نیز مرزا صاحب نے مجھ سے مُباہلہ کیا۔ اور اشتہار دیا کہ مولوی ثناء اللہ

41
Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ آخری فیصلہ۔ اسمیں دعا کی کہ الٰہی تو حق و باطل کا فیصلہ کر اور سچے کی زندگی میں جھوٹے کو ہلاک کردے چنانچہ دیکھ لو میں ابھی تک زندہ ہوں۔

حافظ صاحب۔ اس آیت کے سیاق سباق سے پتہ ملتا ہے کہ دن قیامت کے متعلق ہے۔ جیسا کہ اس سے اگلی آیت ہے۔ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات وبرزوا للہ الواحد القہار وتری المجرمین یومئذٍ مقرنین فی الاصفاد چونکہ یہ آیت قیامت کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ آیت فلا تحسبن اللہ بھی قیامت سے تعلق رکھتی ہے۔ یقینی بات یہ ہے کہ وعدہ عذاب توبہ و استغفار سے ٹل سکتا ہے۔ جیسا کہ قصہ یونس سے ظاہر ہے۔ اور مکتوبات سے بھی ثابت ہو چکا ہے اور دعا قنوت میں بھی ہر روز پڑھا جاتا ہے۔ وقنی شر ما قضیت الٰہی تو مجھے اس چیز کے شر سے جسکا تو فیصلہ کر چکا ہے بچالے۔ پس معلوم ہوا کہ قضا دعا سے ٹل جاتی ہے۔ اور نیز یہ جو آخری فیصلہ کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ افسوس آپ نے حضرت مرزا صاحبؑ کے آخری فیصلہ کا تو ذکر کیا مگر یہ ذکر نہ کیا کہ آپ نے اس کے جواب میں کیا منظور کیا تھا۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنے اشتہار آخری فیصلہ کے نیچے دو سطریں یوں لکھی تھیں۔ "بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے" اور آپ نے اس کے نیچے اپنی اخبار اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں یوں لکھا۔

اول "کہ اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی۔ اور بغیر میری منظوری کے اسکو شائع کر دیا"

دوم "یہ کہ میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر میں مر گیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے"

سوم "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اسکو منظور کر سکتا ہے۔

چہارم "یہ کہ مفسد و [illegible]کار اور نافرمان لوگوں کو خدا تعالیٰ مہلت اور لمبی عمریں دیکرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلیں۔

پنجم۔ اور پھر مرقع قادیانی اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۹ میں لکھا "کہ آنحضرت علیہ السلام باوجود سچا نبی ہونے کے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال ہوئے۔ اور مسیلمہ باوجود کاذب ہونے کے صادق سے پیچھے مرا کیا کسی اہل علم کی یہ شان ہو سکتی ہے۔ کہ اس قسم کی دعا کریں"

اب مولوی صاحب کے تسلیم کردہ معیار کے مطابق احباب خود نتیجہ نکال لیں کہ کون جھوٹا دغاباز۔ مفسد اور نافرمان اور مسیلمہ کذاب کا قائم مقام ثابت ہوا ہے۔ وہی جواب تک زندہ موجود ہے۔ اگر جناب مرزا صاحبؑ زندہ رہتے اور مولوی ثناء اللہ مر جاتے تو یہ فیصلہ بموجب تحریر مولوی صاحب صحیح نہیں مانا جا سکتا تھا جیسے کہ مولوی صاحب نے اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھا ہے کہ یہ تحریر مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسکو منظور کر سکتا ہے۔

پس ثابت ہو گیا کہ حضرت مرزا صاحب ہی سچے راستباز تھے۔ اور مولوی ثناء اللہ جھوٹا۔ دغاباز مفسد اور نافرمان اور مسیلمہ کذاب کا مثیل ہے۔ فہو المراد اسپر مسئلہ نبوت کا وقت ختم ہو گیا۔

مسئلہ حیات وممات مسیح علیہ السلام پر گفتگو

مناظر مولوی ابوالثناء جلال الدین صاحب بمقابلہ مولوی ثناء اللہ صاحب تجویز ہوئے۔ ابوالثناء نے ممات مسیح کے متعلق دو آیتیں پڑھیں۔ اور وضاحت سے بیان کیں۔ پہلی آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم سورہ مائدہ پیش کی اور استدلالاً حدیث بخاری کا ذکر کیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ فاقول کما قال العبد الصالح عیسی ابن مریم وکنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیءٍ شھید۔ اور اس سے ثابت ہو گیا کہ جس طرح آنحضرتؐ کی قوم حضورؐ کی وفات کے بعد بگڑی۔ ایسے ہی مسیح کی قوم بھی ان کی وفات کے بعد بگڑی ہے۔ تبھی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسیح قوم کے بگڑنے کی لاعلمی کا اظہار فرماتے ہیں۔ اور پھر استدلالاً مسیح کی لاعلمی پر ایک اور آیت کا حوالہ بھی پیش کیا۔ وھو ہذا۔ ویوم یحشرھم جمیعاً ثم نقول للذین اشرکوا مکانکم انتم وشرکاءکم ما کنتم ایانا تعبدون۔ فکفی باللہ شھیداً بیننا وبینکم ان کنا عن عبادتکم لغافلین پ ۱۱ (سورہ یونس)

اگر مسیح دوبارہ آویں۔ اور حالت قوم دیکھیں۔ تو غافلین یعنی بےخبروں میں شمار نہیں ہو سکتے۔

اور دوسری آیت وفات مسیح میں ابوالثناء مولوی جلال الدین صاحب نے وما محمد الا رسول الایہ بیان کی اور ذکر کیا کہ اگر خلت کے صلہ میں من قبلہ آوے۔ تو اس کے معنے ضرور موت کے ہوا کرتے ہیں۔ اور قرینہ افان مات او قتل مسیح کی موت پر دال قطعی ہے۔ اور اس موقعہ پر حضرت ابوبکرؓ کا خطبہ اور صحابہ کا پہلا اجماع ثابت کیا۔ کہ وفات مسیح پر ہی ہوا۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت مسیح واقعی فوت ہو گئے ہیں۔

اس کے جواب میں مولوی ثناء اللہ نے سوائے تضیع اوقات کے اور کچھ نہ کہا۔ اور مسیح کی زندگی ہرگز ثابت نہ کر سکے۔

اس کے بعد جلسہ برخواست اور احمدیت کی عظیم الشان فتح مندی ہوئی۔ فالحمد للہ علی ذالک

محمد عبدالعزیز سکرٹری انجمن احمدیہ بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ۔

روزانہ پنجابی

لاہور سے [illegible] صاحب نے اس نام کا روزانہ اخبار جاری کیا ہے۔ جس کے چند پرچے ہمارے پاس پہنچے ہیں۔ اس میں بڑی کوشش سے ان مفصلات پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ جو تارک موالات لیڈر [illegible] اور ان کے پیروؤں کی وجہ سے لوگوں کو پہنچ رہے ہیں [illegible] پڑ رہا ہے۔ [illegible] کے چار صفحہ کا اخبار ہے جو قیمت [illegible] سالانہ اہل ملک کو اس کی قدر کرنی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

میں اپنا مکان فروخت کرتا ہوں

مجبوری کی وجہ سے اپنا مکان فروخت کرتا ہوں جو بورڈنگ ہائی سکول بالمقابل شرقی رخ پر دار الفضل میں بر لب سڑک کلاں ۵۰۰ مربع گز زمین ہے۔ چار کوٹھریاں دو کمرے بڑے بڑے ہیں جو ۲۴ فٹ طول اور ۱۳ فٹ عرض کے ہیں۔ باورچی خانہ غسل خانہ سب ضروریات موجود ہیں۔ باہر سے پختہ ہے اندر سے کچھ خام قیمت کا فیصلہ بالمشافہ فریقین کر لیں۔ سوائے کسی دوست قادیان میں رہنے والے کی معرفت خط و کتابت سے معاف رکھیں۔

سید عزیز الرحمن عزیز ہوٹل قادیان۔ پنجاب

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کے واسطے بیحد مفید ہے آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک اسکو استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض النفخ و انتفاخ میں جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا۔ اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ ۱۰ محصول ڈاک علاوہ

المشتہر

سید عبد الصمد عزیز ہوٹل قادیان۔ پنجاب

قادیان میں زمین کے خواہشمند

میرے پاس ایک کنال زمین دار الضعفاء کے جنوب کی طرف بہشتی مقبرہ کے مشرق کی جانب لب سڑک شادی خان صاحب کے مکان کے جنوبی پہلو میں قابل فروخت ہے۔ مزید حالات خط و کتابت کے ذریعہ دریافت ہو سکتے ہیں۔ احمد نور کابلی مہاجر قادیان

الخطبہ

محمد دیا مستری ساکن فیروز والا (گوجرانوالہ) جو خاص کاریگر ہے۔ عمر ۱۸-۱۹ سال ہے اس کے لئے رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ صاحب مذکور سے اہل حاجت خط و کتابت کریں۔

قادیان میں مکان بنانے کیلئے ایک نہایت عمدہ موقعہ

ایک زمین ۳۴ فٹ لمبی۔ ۲۰ فٹ چوڑی متصل مکانات بابو فیروز الدین صوفی تصور حسین حکیم محمد عمر صاحبان مسجد مبارک سے مشرقی رخ پر ۲ منٹ کے فاصلہ پر قابل فروخت ہے۔ مغرب کی طرف ۱۰ فٹ کا رستہ ہے۔ شمالی جانب سڑک اور مشرقی جانب مفتی فضل الرحمن صاحب کی زمین جنوب کی طرف ڈھاب قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کر لیا جاوے۔

قاضی نور محمد کلرک اینڈ برادرس قادیان

الخطبہ

ہمارے پاس چند ککے زئی۔ کشمیری۔ پٹھان۔ اور مغل قوم کی لڑکیوں کے رشتہ کی درخواستیں آئی ہیں۔ ہر چہار مندرجہ بالا اقوام کے معزز اور تعلیم یافتہ تاجر یا ملازمت پیشہ احباب کی درخواستیں بمعہ اپنی تفصیلی حالات کے دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

الفضل میں اشتہار دینے والوں کو مژدہ

الفضل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے پرچہ کے فائل احباب جماعت احمدیہ محفوظ رکھتے ہیں۔ اور ایک ایک پرچہ دس دس بیس بیس آدمی دیکھتے ہیں اس لئے اسکی اشاعت بہت بڑی اشاعت ہے نیک نیت مشتہروں کے لئے بہترین موقعہ ہے نرخ حسب ذیل ہے۔ جو عنقریب بڑھا دیا جائیگا

مدت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۸ بار	۲۰۰	۱۰۲	۷۰	۳۶	۳۲
۲۴ بار	۱۰۵	۵۴	۳۸	۱۴	۱۲
۱۲ بار	۵۵	۳۰	۲۰	۸	۷
۴ بار	۲۲	۱۲	۸	۴	۳
۲ بار	۱۲	۶	۵	۲½	۲
۱ بار	۷	۴	۳	۱½	۱

ضمیمہ دو صفحہ بالمقطع دس روپیہ فی سطر ۱۰

منیجر الفضل قادیان پنجاب

تریاق چشم تازہ

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا۔ سرخی کو آنکھ کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے خارش اور کھجلی کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں دھوپ میلے فاسد مادہ کی وجہ سے نہ کھلتی ہوں۔ یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں یا آنکھوں کے چھپر گل گئے ہوں۔ یا کثرت سے پھنسیاں (گوہانجنیاں) نکلتی ہوں۔ یا گیڈ اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو۔ یا ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں آشوب یا زخم ہو گئے ہوں اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ یا دھند اور غبار (بوجہ ککروں) چھایا رہتا ہو۔ یا شب کوری ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں۔ تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے اس کے اجزا نہایت لطیف اور نایاب ہیں۔ اور بمشکل تمام سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہو سکتا ہے۔ اور وہ بھی قلیل مقدار میں۔

تریاق چشم کی تصدیق ہم اس سے پیشتر کئی بار بذریعہ اخبار الفضل ایڈیٹران اخبار نور و رسالہ تشحیذ الاذہان و ڈاکٹران یعنی سب اسسٹنٹ سرجان و صاحب سول سرجن بہادر وکلا۔ معززین گریجوایٹان و سرکاری ملازمان یعنی انسپکٹران پولیس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ و مجسٹریٹان و تاجران و دیگر معززین کے سارٹیفکٹوں سے درج اخبار مذکور کر کے پبلک پر ظاہر کر چکے ہیں۔ تریاق چشم کا گھر میں حفظ ماتقدم کے طور پر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ خصوصاً موسم گرما میں تو شیر خوار بچوں کی آنکھیں آناً فاناً بیرا اُبل جاتی ہیں۔ قیمت تریاق چشم فی تولہ ۱۰ر علاوہ محصول ڈاک سوا ذی ۷ر بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم ساکن گڑھی شاہدولہ گجرات پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

مہم ایورسٹ کے قلیوں کی ہلاکت

شملہ ۱۵ جولائی - یاٹنگ - امید کی جاتی ہے کہ ایورسٹ کے باقی ماندہ آدمی تقریباً ۲۷ جولائی کو یاٹنگ میں واپس پہنچ جائیں گے - ان لوگوں نے چوٹی پر پہنچنے کی کئی بار کوشش کی مگر ناکام رہے - اس آخری کوشش میں ۲۳ ہزار فٹ کی بلندی پر سات قلی مر گئے چھ کی لاشیں مل گئیں مگر ساتویں کا کوئی پتہ نہیں - جماعت مذکور کے انگریز ممبر بال بال بچے ہیں - اور صحیح سلامت ہیں

۱۹۲۲ء کے قرضوں کی ادائیگی

شملہ ۱۷ جولائی - ۱۹۲۲ء کے ۵ فی صدی والے وار بانڈوں کی ادائیگی کی تاریخ ۱۵ اگست ہے - جن لوگوں نے وار بانڈز خریدے ہوئے ہیں - پہلی اگست یا اس کے بعد جتنی جلد ممکن ہو - انہیں چاہئیے کہ تاریخ ادائیگی سے چند روز پیشتر جہاں امپیریل بنک کی شاخ نہیں ہے - سرکاری خزانوں میں اپنے وار بانڈز کو حوالہ کر دیں - جو ریاستوں میں رہتے ہیں - اور وہاں کوئی سول خزانہ نہیں تو ان کی خواہش کے مطابق سٹاک سرٹیفکٹوں کی ادائیگی ان صدر ڈاکخانوں کے ذریعہ کی جائیگی - جو ان ریاستوں میں واقع ہونگے -

بہائیوں کی کانفرنس

کراچی ۱۷ جولائی - ہندوستان کے بہائیوں کی تیسری کانفرنس یہاں دسمبر میں منعقد ہوگی - بہائی مذہب کے پیروؤں کو دنیا جہان کے تمام حصص سے شرکت کے لئے مدعو کیا گیا ہے -

دربار صاحب میں کرپان کا حادثہ

ارجن سنگھ نامی ایک اکالی رضاکار کرپان کے معاملہ میں سزایاب ہوا تھا - ابھی رہا ہو کر آیا ہے - گوبچن سنگھ سیوادار لنگر امرتسر نے دربار صاحب کا مذکور کے ایک دوست لڑکے کو مذاق کیا - ارجن سنگھ نے طیش میں آ کر سیوادار کو کرپان سے زخمی کیا -

ذبیحہ گاؤ اور مسز نائیڈو

بمبئی ۱۵ جولائی - بمبئی میونسپل کارپوریشن میں گاؤکشی کی ممانعت کے متعلق جو قرارداد پیش ہے - اس کے متعلق مسز سروجنی نیڈو نے کہا اگر اس سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں سخت تفرقہ پڑ جائیگا - ہندوؤں کو کوئی حق حاصل نہیں ہے - کہ اس قسم کی تحریک سے گاؤکشی کو روکیں اگر ہندو اس امر کی ضرورت محسوس کرتے ہیں - کہ گاؤکشی بند ہو جائے - تو صلح و آشتی اور محبت سے کام لینا چاہئیے - اگر حکومت دخل دے کر گاؤکشی بند کر دے - تو اس سے گاؤ کی حفاظت نہیں ہو سکتی -

پیر جماعت علی شاہ اور تارکان موالات

پیر جماعت علی شاہ صاحب نے کلکتہ کے ایک مجمع میں اپنے ایک مرید کے سوال کے جواب میں موجودہ تحریک خلافت اور جمعیت العلماء کے عدم تعاون فتوے دہندگان کو مردود ازلی اور غیر مقلد قرار دیا -

سر عبدالرحیم کے استعفا کی افواہ

اخبار امرت بازار پتریکا لکھتا ہے - کہ افواہ گرم ہو رہی ہے کہ سر عبدالرحیم نے صیغہ جیل کی ذمہ داری سے استعفا داخل کر دیا ہے - کہا جاتا ہے کہ اس استعفٰی کا تعلق ان چند سوالات سے ہے جن کا تعلق پولیٹیکل قیدیوں سے ہے -

لنکا ماریشس وغیرہ میں ترک وطن

شملہ ۱۸ جولائی - حکومت ہند نے لنکا - ماریشس اور آبنائے باب المندب کی حکومتوں کو ترک وطن کی سٹینڈنگ کمیٹی کی سفارشات کے تحت لکھا ہے - کہ آئندہ کن حالات میں اور کن شرائط پر ہندوستان سے ان ممالک میں لوگوں کے جانے کی اجازت

مصنوعی ہاتھی دانت

سندھ کے ایک چھوٹے سے قصبہ میرپور بتھورو میں بعض لوگوں نے کافور اور موم سے مصنوعی ہاتھی دانت تیار کرنے کا عمل ایجاد کیا ہے -

نواح کلکتہ میں سن کے کارخانوں میں ہڑتال

کلکتہ ۱۹ جولائی - گوری پور ریشا گڑھ کے کئی سن کے کارخانوں میں اضافہ اجرتوں کے مطالبہ کی بنا پر ہڑتالیں ہو گئی ہیں - ۲۸ ہزار ملازم اس وقت بیکار ہیں - ہگلی اور ہوڑہ کے سن کے کارخانوں میں بھی جزوی ہڑتال ہو گئی ہے - جو ترقی پر ہے -

۵ ہزار غیر سیاسی قیدیوں کی رہائی

الہ آباد ۱۹ جولائی - صوبجات متحدہ کے پراونشل جیلوں کے مصارف میں تخفیف کرنے کی غرض سے تقریباً ۵ ہزار قیدی رہا کئے جانے والے ہیں - ان میں زیادہ تر وہ قیدی ہوں گے - جن کی قید کی میعاد تھوڑی ہے - یا جو سیاسی قیدی نہیں -

پنڈت امیر چند اور مولوی عبدالجلیل کی رہائی

سول اینڈ ملٹری گزٹ رقمطراز ہے - کہ پنڈت امیر چند اور مولوی عبدالجلیل جو صوبہ سرحد کے سرکردہ تارکان موالات ہیں جن کو فروری ۱۹۲۱ء میں ڈپٹی کمشنر پشاور کی عدالت سے زیر دفعہ ۴۰ قانون جرائم سرحد میں تین تین سال قید سخت کی سزا ہوئی تھی - ۱۰ جولائی کو سترہ سترہ ماہ کی قید کاٹ چکنے کے بعد ملتان جیل سے رہا کر دئے گئے - انہوں نے چیف کمشنر سرحدی صوبہ کو معافی نامہ پیش کئے ہیں - اور وعدہ کیا ہے - کہ ہم آئندہ گورنمنٹ کے خلاف کسی تحریک میں حصہ نہ لینگے

اہم محسودیوں کی گرفتاری

شملہ ۱۴ جولائی - ایک اعلان مظہر ہے کہ پیازہ رقبہ میں ٹیلیفون کی ۰۰ گز کی تار کی چوری ہو جانے پر پولیٹیکل تحصیلدار نے ۱۴ اہم محسود گرفتار کئے ہیں -

ایک ہزار دیکر مخلصی

لکھنؤ ۱۵ جولائی - ڈپٹی مجسٹریٹ لکھنؤ کی عدالت میں لکشمی بنک کا مقدمہ پنڈت پنا لعل کے برخلاف بنک مذکور کے منیجر نے اس بنا پر مقدمہ دائر کیا تھا کہ اس نے بنک کے برخلاف غلط فہمی پھیلا کر اس کی شہرت کو گم کر دیا ہے - بنک کے منیجر کو ایک ہزار روپیہ دیکر اور ساتھ ہی معافی مانگ کر نجات حاصل کی -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر ممالک کی خبریں

روس میں مردم خوری کی انتہا لندن ۔ ۱۷ر جولائی
ڈاکٹر نانسین نے جس ماہر اقتصادیات کو یوکرین بھیجا تھا۔ وہ جنیوا واپس آگیا ہے۔ اس کی رپورٹ ہے کہ کیف خارقاف اور اڈیسہ میں حالت خوفناک ہے۔ قحط زدہ پناہ گزینوں کے ٹڈی دل جمع ہیں۔ روزانہ لاشیں جمع کی جاتی ہیں۔ جن میں سے بعض کا کوئی نہ کوئی حصہ چوہوں یا فاقہ کش لوگوں نے کھایا ہوتا ہے۔ کسانوں نے گھانس پھونس کی چھتیں خود چرلی ہیں۔ بعض شہروں کی آبادی ۵۰ فیصدی کم ہوگئی ہے۔ مردم خوری اس قدر عام ہوگئی ہے۔ کہ حکام نے اس کی پاداش میں گرفتار کرنا چھوڑ دیا ہے۔

کوہ قاف میں تیل کے چشمے پیرس ۔ ۱۶ر جولائی۔
لی ٹمپس کا بیان ہے۔ کہ ہیگ کانفرنس کے صدر کی وساطت سے رائل ڈچ شل کمپنی نے روس کی تیل کی کمپنیوں کے نمایندگان کو کانفرنس کے لئے طلب کیا ہے۔ تاکہ کوہ قاف کے تیل کے چشموں میں دوبارہ کام شروع کرنے پر غور کیا جا

وزیر اعظم جرمنی کے قاتلوں کی خودکشی برلن ۔ ۱۷ر جولائی۔ ہر راتھینا وزیر اعظم جرمنی کے مشتبہ قاتلوں فشر اور کرن کا قلعہ سالک (نزد بلڈوسن واقع سیکسنی) میں سراغ لگایا گیا۔ پولیس نے ان کے لئے کتوں اور موٹروں سے جرمنی کا ذرہ ذرہ چھان مارا تھا۔ قاتلوں نے گرفتاری سے قبل اپنے آپ کو گولی سے ہلاک کرلیا۔

موسیو لینن کی زہر سے ہلاکت سٹاک ہالم ۱۸ر جولائی
"ہون کا بیگلا رڈ" کو ریگا سے معتبر خبر پہونچی ہے۔ کہ موسیو لینن کو ریڈیکل جماعت کے ایک آدمی نے ۳ر جولائی کو ہلاک کردیا۔ جبکہ وہ کوہ قاف کو جا رہا تھا۔ اخبار مذکور کا یقین ہے کہ لینن کو زہر دیا گیا ہے۔

حالات آئرلینڈ لندن ۔ ۱۹ر جولائی۔ سلسلہ آمد و رفت کے منقطع ہوجانے سے آئرلینڈ کی حالت تاریک ہوگئی ہے۔ باغیوں نے کلانل کو خالی کردیا ہے۔ آزاد آئرلینڈ کی افواج نے سلیگو پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور دشمن کا تعاقب جاری ہے۔ جنوب مشرق میں آزاد آئرلینڈ کی افواج کی پیش قدمی جاری ہے۔ انہوں نے دو ہزار قیدی پکڑے ہیں۔ لمرک کی حالت خطرناک ہے سڑکوں میں خندقیں اور سرنگیں کھدی ہوئی ہیں۔ شہر واقعی ایک مسلح کیمپ کا نمونہ بنا ہوا ہے۔ کمین گاہوں سے گولیاں چلائی جاتی ہیں۔ جو بعض اوقات ہولناک صورت اختیار کرلیتی ہیں۔

مسٹر مانٹیگو کی دعوت لندن ۔ ۱۸ر جولائی سلسلہ ان
میں اس وقت جو راجگان ہند میں انہوں نے دوستانہ طور پر قانون اصلاحات کے سلسلہ میں خدمات کے اعتراف کے طور پر ۲۵ تاریخ کے لئے ہائڈ پارک ہوٹل میں مسٹر مانٹیگو کو دعوت پر مدعو کیا گیا ہے۔ مہاراجہ بیکانیر صدر ضیافت ہونگے۔

شاہ بلجیم نے سزائے موت کو دائم الحبس سے بدل دیا پیرس ۔ ۱۸ر جولائی۔
اخبار پیتی اعلان کرتا ہے۔ کہ ادمنڈ جینس جس نے جنگ عظیم میں نرس کیول کے ساتھ بیوفائی کرکے جرمنوں کی جاسوسی کی تھی اور اسکو ۴ر اپریل کو سزائے موت کا حکم دیا گیا تھا۔ شاہ بلجیم نے اس کی سزا کو دائم الحبس کی سزا سے بدل دیا۔

ایک نابینا لڑکی گریجویٹ لندن ۔ ۱۳ر جولائی
کل ایڈنبرا یونیورسٹی میں سر الفریڈ ایونگ نے ۵۰۰ گریجویٹ طلبا کو دستار فضیلت عطا فرمائی۔ انمیں ہندوستان، چین، جاپان اور سلطنت برطانیہ ماوراء بحر کے طلباء شامل تھے۔ منجملہ ان کے ایک نابینا لڑکی بھی تھی۔

انگلستان اور ہندوستان کے درمیان ہوائی ڈاک لندن ۔ ۱۰ر جولائی
کمانڈر برنی کی تجاویز متعلقہ طیارہ سروس مابین انگلستان و ہند معہ طیارہائے زائد گورنمنٹ کی خدمت میں پیش ہوگئی ہے۔ اور اس ہفتہ میں ان پر غور کیا جا رہا ہے۔

جرمنی میں جہاز رانی کی ترقی لندن ۔ ۱۵ر جولائی۔
بندرگاہ ہیمبرگ (جرمنی) سے اخبار لندن ٹائمس کا وقائع نگار لکھتا ہے کہ اس وقت جرمنی میں جہاز سازی کا کام بہت ترقی کررہا ہے۔ کمپنیوں کے پاس کام اس قدر زیادہ ہے کہ انھوں نے اپنے ہاں کے نوجوان مزدوروں کو زیادہ اجرت دیکر ان سے آٹھ گھنٹے کے بجائے چودہ گھنٹے روزمرہ کام لینا شروع کردیا ہے۔

سر مائیکل اوڈوائر کا نوٹس مل گیا لندن ۔ ۱۵ر جولائی
سر مائیکل اوڈوائر کی طرف سے مسٹر سنکرن نائر کو نوٹس ملا

اشتہار

باجلاس سید محمد عبد الرحیم صاحب منصف درجہ اول قصور

ہردیال ولد کشن چند قوم بھابڑہ ساکن پٹی مدعی

بنام

اروڑ سنگھ ولد کاہن سنگھ جٹ ساکن سید و مدعا علیہ

مقدمہ نمبری ۳۲۶ ۱۹۲۲ء

دعوی ۳۴۸ روپیہ ۱۲ر بربنائے تمسک

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی۔

بنام اروڑ سنگھ ولد کاہن سنگھ جٹ ساکن موضع سید و تحصیل قصور۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ لہذا تمکو بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم ۲۷ ۷/۲۲ اصالتاً یا بذریعہ مختار حاضر عدالت آکر جوابدہی مقدمہ نہ کروگے تو تمہارے برخلاف حسب ضابطہ کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ تحریر ۱۷ ۷/۲۲ بر ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)